23-4-2019

دورہ قرآن (2019)

پارہ نمبر 1 (الٓمٓ)

اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اکھٹے ہونے کا اجر

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور اس کی تعلیم میں باہم مصروف ہوتے ہیں تو ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اور رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر اپنے پاس موجود فرشتوں میں کرتے ہیں.

- ❖ اللہ کے ذکر کی بڑی فضیلت ہے اور جب اکھٹے ہو کر اللہ کو یاد کیا جاتا ہے تو اس کا اجر و ثواب اور اس کا فائدہ کئی گنا بڑھ جاتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

اللہ تبارک وتعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو (اللہ کی زمین میں) چکر لگاتے رہتے ہیں، وہ اللہ کے ذکر کی مجلسیں تلاش کرتے ہیں، جب وہ کوئی ایسی مجلس پاتے ہیں جس میں (اللہ کا) ذکر ہوتا ہے تو ان کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں، وہ ایک دوسرے کو اپنے پروں سے اس طرح ڈھانپ لیتے ہیں کہ اپنے اور دنیا کے آسمان کے درمیان (کی وسعت کو) بھر دیتے ہیں۔ جب لوگ منتشر ہو جاتے ہیں تو یہ (فرشتے) بھی اوپر کی طرف جاتے ہیں اور آسمان پر چلے جاتے ہیں،: تو اللہ عزوجل ان سے پوچھتا ہے، حالانکہ وہ ان کے بارے میں سب سے زیادہ جاننے والا ہے: تم کہاں سے آئے ہو؟ وہ کہتے ہیں: ہم زمین میں تیرے بندوں کی طرف سے (ہو کر) آئے ہیں جو تیری پاکیزگی بیان کر رہے تھے، تیری بڑائی کہہ رہے تھے اور صرف اور صرف تیرے ہی معبود ہونے کا اقرار کر رہے تھے اور تیری حمد وثنا کر رہے تھے اور تجھی سے مانگ رہے تھے، فرمایا: وہ مجھ سے کیا مانگ رہے تھے؟ انہوں نے کہا: وہ آپ سے آپ کی جنت مانگ رہے تھے۔ فرمایا: کیا انہوں نے میری جنت دیکھی ہے؟ انہوں نے کہا: پروردگار! نہیں، فرمایا: اگر انہوں نے میری جنت دیکھی ہوتی کیا ہوتا! (کس الحاح وزاری سے مانگتے!) وہ کہتے ہیں: اور وہ تیری پناہ مانگ رہے تھے، فرمایا: وہ کس چیز سے میری پناہ مانگ رہے تھے؟ انہوں نے کہا: تیری آگ (جہنم) سے، اے رب! فرمایا: کیا انہوں نے میری آگ دیکھی ہے؟ انہوں نے کہا: اے رب! نہیں، فرمایا: اگر وہ میری جہنم دیکھ لیتے تو (ان کا کیا حال ہوتا!) وہ کہتے ہیں: وہ تجھ سے گناہوں کی بخشش مانگ رہے تھے، تو وہ فرماتا ہے: میں نے ان کے گناہ بخش دیے اور انہوں نے جو مانگا میں نے انہیں عطا کر دیا اور انہوں نے جس سے پناہ مانگی میں نے انہیں پناہ دے دی۔ رسول ﷺ فرمایا: وہ (فرشتے) کہتے ہیں: پروردگار! ان میں فلاں شخص بھی موجود تھا، سخت گناہ گار بندہ، وہاں سے گزرتے ہوئے ان کے ساتھ بیٹھ گیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اللہ ارشاد فرماتا ہے: میں نے اس کو بھی بخش دیا۔ یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کی وجہ سے ان کے ساتھ بیٹھ جانے والا بھی محروم نہیں رہتا۔ صحیح مسلم 6839 (کتاب: ذکر الٰہی، دعا، توبہ اور استغفار)

- ← ہم سب بھی جنت سے کم کسی چیز پر راضی نہ ہوں
- ← ایسی مجلسوں میں دعائیں بھی قبول ہوتی ہیں

ان مجلسوں سے گزرنے والا شخص بھی محروم نہیں ہوتا۔

سورت الفاتحہ

ابن عباس سے مروی ہے کہ ہمارے درمیان جبرئیل نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اوپر سے ایک آواز سنائی دی، آپ ﷺ نے سر اٹھایا تو جبریل علیہ السلام نے فرمایا یہ آسمان کا دروازہ ہے جسے صرف آج کے دن کھولا گیا ہے آج سے پہلے کبھی نہیں کھولا گیا تھا پھر اس سے ایک فرشتہ اترا تو جبریل علیہ السلام نے فرمایا یہ فرشتہ جو زمین کی طرف اترا ہے یہ آج سے پہلے کبھی نہیں اترا پھر اس فرشتے نے سلام کیا اور کہا کہ آپ کو ان دونوروں کی خوشخبری ہو آپ ﷺ کو دیئے گئے ہیں جو آپ ﷺ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیئے گئے ان میں سے ایک سورت الفاتحہ ہے اور دوسرے سورت البقرہ کی آخری آیات.

← سورت الفاتحہ بہت خاص سورت ہے۔

← مفسرین نے اس کے 36 نام گنوائے ہیں۔

← یہ واحد سورت ہے جس کی فضیلت اور تعریف خود قرآن مجید نے فرمائی ہے۔

وَ لَقَدۡ اٰتَیۡنٰکَ سَبۡعًا مِّنَ الۡمَثَانِیۡ وَ الۡقُرۡاٰنَ الۡعَظِیۡمَ (الحجر 87)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔

اللہ کا نام بہت بابرکت ہے اور جب بسم اللہ کہہ دیا تو یہاں صرف اللہ کا اللہ ہی نام نہیں بلکہ اللہ کے جتنے بھی نام ہیں ان تمام ناموں کو ذہن میں رکھتے ہوئے ہم اپنے کام کا آغاز کریں۔

الرحمن جس کی رحمت بہت عام ہے۔ اس میں واسع، وسیع رحمت کا ذکر ہے

◆ **الرحیم** الرحیم جو بار بار رحم فرمانے والا ہے، اس میں مسلسل رحمت کا ذکر ہے۔

◆ اللہ تعالی اپنا تعارف اپنی رحمت کے ساتھ کروا رہے ہیں 2 بار تسمیہ میں اور دو بار سورت الفاتحہ میں۔

قرآن پڑھنے سے پہلے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

تاکہ اس قرآن کو سمجھنے کے لیے شیطان مردود سے اللہ کی پناہ میں آجائیں.

◆ **اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ**

- سب تعریف اللہ کے لیے ہے
- حمد قول اور زبان سے ہوتی ہے۔
- حمد کے لیے لفظ شکر بھی استعمال ہوتا ہے لیکن

▪ شکر دل,زبان اور عمل سے ہوتا ہے۔

اللہ تعالی کی تعریف کیوں؟

▫ ہر نعمت اللہ کی دی ہوئی ہے اور خاص کر قرآن کی نعمت اللہ تعالی کی طرف سے ملی ہے.

▪ ہم اللہ کی تعریف نہ بھی کریں کائنات کی ہر چیز اللہ کی تعریف بیان کر رہی ہے، اس وقت بھی آسمان، زمین، شجر، ہمارا جسم بھی اللہ کی تعریف کر رہا ہے، تو ان ساری نعمتوں پر اللہ کی تعریف بیان کریں جس نے سب کچھ دیا ہوا ہے۔

▪ مومن، منافق، کافر سب کو وہ عطا کر رہا ہے۔

▪ اور وہ مالک یوم الدین بھی ہے تو سب تعریف اسی کے لیے ہے۔

الحمدللہ کہنے کا اجر

☆ الحمدللہ کہنا میزان کو بھر دیتا ہے۔

☆ دل سے الحمدللہ کہنے کا اجر اللہ خالی نہیں جانے دیتا۔

☆ قیامت کے دن سب سے افضل بندے وہ ہوں گے جو حمّادون ہوں گے۔

▪ اللہ کی خاص رحمت اس کے خاص بندوں کے لیے ہے.

▪ اللہ کی خاص رحمت اس کی جنت ہے۔

ہماری دعا ہے کہ

اللہ تعالی اپنی رحمت سے ہمیں جنت الفردوس میں داخل کرے۔

اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ

▪ ساری رحمتیں اور نعمتیں اللہ کی طرف سے ہیں تو عبادت کا مستحق بھی وہی ہے.

عبادت مشتمل ہوتی دو چیزوں پر 1۔ شدید محبت 2۔ شدید تعظیم

✨ دعا تمام عبادات کا نچوڑ ہے.

▪ سب سے نفع مند دعا سورت الفاتحہ ہے ۔

اس سورت میں

شیخ الاسلام ابن تیمیہ کہتے ہیں کہ جب میں نے غور کیا کہ سب سے نفع مند دعا کونسی ہے؟ تو وہ اللہ کے رضا کے کاموں پر مدد مانگنے کی دعا ہے. پھر میں نے سورت الفاتحہ کی آیت اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ میں اس کو پالیا.

▪ عبادت ظاہری، باطنی، اقوال اور اعمال پر مشتمل ہے۔

▪ جو بات، سوچ اور عمل اللہ کی مرضی کے مطابق ہو وہ عبادت کہلاتی ہے۔

اهدنا الصراط المستقيم مانگنے کی سب سے اہم چیز ہدایت ہے۔

▫ دن کی نمازوں میں کم از کم 17 بار، جو فرائض ہیں ان میں ہدایت کی دعا مانگی جاتی ہے کہ ہدایت سیدھے راستے کی جو جنت الفردوس تک پہنچا دے۔

▫ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ دعا مانگتے رہا کرو.

✨**اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ وَسَدِّدْنِیْ**

اے اللہ! مجھے ہدایت دے اور مجھے سیدھا رکھ۔

▫ انسان کسی کو بھی بد دعا نہ دے جب کوئی ستائے تو اسکو بھی دعا دے کہ اے اللہ اس کو ہدایت دے۔

صراط الذين انعمت عليهم ----

- ہمیں نیک لوگوں رستے پر چلا جن پر تیرا انعام ہوا، انبیاء صدیقین، شہدا، صالحین ۔
- جیسے وہ تیرے لیے خالص تھے ہمیں بھی اپنے لئے ایسا ہی خالص کر لے ۔
- نیکی کے کاموں کی توفیق عطا فرما ۔
- ان لوگوں سے بچا جن پر تیرا غضب نازل ہوا، جنہیں اللہ نے علم دیا لیکن انہوں نے اس پر عمل نہ کیا ۔
- اور انکا رستہ بھی نہیں چاہیے جو سیدھے رستے سے بھٹک گئے ۔
- بلکہ ان کا راستہ چاہیے جو اللہ کے راستہ پر ہمیشہ چلتے رہے۔

سورت البقرة

فضیلت(حدیث کے مطابق)

▪ اس سورت کا پڑھنا باعث برکت ہے اور اس کا چھوڑنا باعث حسرت ہے۔

▪ اس کے پڑھنے والے پر جادوگر قدرت نہیں پاسکتے۔

▪ شیاطین اس سورت سے دور بھاگتے ہیں، اس گھر سے شیطان بھاگ جاتا ہے جس میں سورت البقرہ کی تلاوت کی جاتی ہے۔

❖ آیت 3

غیب پر ایمان رکھنا دل کا فعل ہے, نماز قائم کرنا اعضاء کا فعل ہے اور رزق خرچ کرنا بندوں کا حق ہے

ہدایت کن کو ملتی ہے؟

جن کے باطن میں اللہ تعالی کی یاد ہو, ایمان اور یقین رکھتے ہوں, ایمان کے تقاضے پورے کرتے ہوں, عملی طور پر عبادت یعنی نماز کا خیال رکھتے ہوں اور اپنے مال لوگوں پر خرچ کرتے ہوں، حقوق العباد کا پوری طرح لحاظ رکھتے ہوں.

❖ آیت 4

ہدایت کی شرائط میں سے ایک شرط

▫ انسان ہر اس چیز پر ایمان لائے جو محمد ﷺ پر نازل ہوئی.

▫ آپ ﷺ پر نازل شدہ وحی ایک تو قرآن مجید کی شکل میں تھی اور دوسرے حکمت وسنت کی شکل جس کو حدیث کا نام بھی دیا جاتا ہے.

۔۔۔وَ اَنۡزَلَ اللّٰہُ عَلَیۡکَ الۡکِتٰبَ وَ الۡحِکۡمَۃَ وَ عَلَّمَکَ مَا لَمۡ تَکُنۡ تَعۡلَمُ ؕ وَ کَانَ فَضۡلُ اللّٰہِ عَلَیۡکَ عَظِیۡمًا (النساء113)

۔۔۔۔اللہ تعالٰی نے آپ پر کتاب وحکمت اتاری ہے اور آپ کو وہ سکھایا ہے جسے آپ نہیں جانتے تھے اللہ تعالٰی کا آپ پر بڑا بھاری فضل ہے۔

▫اس شخص پر اللہ کا فضل ہو جاتا ہے جسکو آپ ﷺ کی طرف آئی ہوئی وحی سے فیض اٹھانے کا موقع مل جاتا ہے۔

▫یعنی آپ ﷺ کی تعلیمات سے فائدہ اٹھانا اللہ کے فضل کو دعوت دینا ہے۔

▫حدیث بھی قرآن ہی کی طرح نازل ہوتی تھی۔ سورت النجم (3,4) میں فرمایا گیا

وَ مَا یَنۡطِقُ عَنِ الۡہَوٰی ؕ اور وہ اپنی خواہش سے کوئی بات نہیں کہتے ہیں۔

اِنۡ ہُوَ اِلَّا وَحۡیٌ یُّوۡحٰی ۙ وہ تو صرف وحی ہے جو اتاری جاتی ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

تم ہر گز گمراہ نہیں ہوگے جب تک ان دو چیزوں کو مضبوطی سے تھامے رکھو گے ایک اللہ کی کتاب اور دوسرا اس کی نبی کی سنت.

یقین سے مراد ایسا ایمان ہے جس میں کوئی شک نہیں ہوتا۔

- یقین علم کا سب سے بلند ترین درجہ ہے۔
- یقین ایک ایسی منزل ہے جس پر پہنچ کر وہ چیزیں نظر آنے لگتی ہیں جو عام نگاہوں سے نظر نہیں آتی ہیں.
- اسی لیے آخرت کے لیے لفظ ایمان نہیں یقین آیا ہے.
- یقین ہوتا ہے تو انسان اپنے عمل کو اس کے مطابق ڈھال لیتا ہے۔
- ابو بکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اے لوگوں بے شک لوگوں کو یقین اور عافیت سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں دی گئی۔ تم اللہ سے ان دونوں چیزوں کا سوال کرتے رہو۔

▪اللہ ہے ، محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، یہ کتاب اللہ کی طرف سے آئی ہے، آخرت کے دن اللہ کے حضور حاضر ہونا ہے، جنت، جہنم، میزان، پل صراط برحق ہے

جو ان سب چیزوں پر پورا یقین رکھتا ہے وہ بہت بڑی نعمت پائے ہوئے ہے۔

یا اللہ تو ہمیں یقین اور عافیت عطا فرما۔ آمین

❖ آیت 5

▪ جنکا باطن ، ظاہر ایک ہے اور لوگوں کے ساتھ معاملات درست ہیں، وسعت قلبی پر مبنی ہیں، اور جو نبی کی وحی پر ایمان اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں یہ ہی ہدایت پر ہیں۔

▪ ہدایت کا معیار دکھا دیا گیا ۔

ہم نے ہدایت مانگی تھی، اللہ تعالی نے شرائط بتادئیں کہ یہ شرائط پوری کروگے تو ہدایت پر ہوگے اور اگر ہدایت پر ہوں گے تو یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں

▪ کامیابی کی کنجی دے دی گئی۔

کہ اگر تم یہ کام کروگے تو کامیاب ہو جاؤگے .

❖ آیت 6

جب ماناہی نہیں تو انذار، ڈراوا کیا کام کرے گا۔

❖ آیت 7

دلوں پر مہر لگ جاتی ہے. **ایسا کب ہوتا ہے؟** ایسا اس وقت ہوتا ہے جب

- حق کو جانے کے بعد اس کا انکار کردے
- گناہوں کی کثرت کی وجہ سے دلوں پر مہر لگ جائے

اللہ ہمیں اس سے محفوظ رکھے۔ آمین

❖ آیت 9,8

▫ اللہ تعالی کچھ لوگوں کے ایمان کو مانتے ہی نہیں ہیں کیونکہ وہ سچے دل سے مومن نہیں ہیں، جو وہ کہتے ہیں وہ کرتے نہیں ہیں۔

▫ منافقین کی عملی زندگی ان کے زبان سے مطابقت نہیں رکھتی۔

❖ آیت 10

▫ ان کے دلوں میں نفاق اور بعض مفسرین کے نزدیک دنیا کی محبت کی بیماری ہے۔

▫ دنیا کی طرف جھکاؤ دل کی ایک بیماری ہے جس کی وجہ سے ایمان کی لذت, حلاوت اور چاشنی سے محروم ہو جاتا ہے۔

❖ آیت 11

▫ قول و فعل کا تضاد ، جھوٹ بولنا فساد برپا کرتا ہے ۔

▫وہ اصلاح کے نام پر جھوٹ مصلحت کے تحت بولتے ہیں کہ سب سے بنا کر رکھی جائے مگر ایسی مصلحتیں حقیقت پر اعتماد خراب کرتی ہیں اور انسان ایسی مشکل میں

جا پڑتا ہے جس سے باہر نکلنے کا راستہ نہیں ملتا۔

❖ آیت 14

▫اسلام کا مذاق، اس پر عمل کرنے والوں کا مذاق ، اللہ کی طرف سے آئی ہوئی آیات کا مذاق اڑانے والے، اپنی عقل کو ان سے زیادہ سمجھتے ہیں، ایسے لوگ احمقوں کی جنت میں رہتے ہیں۔

▫وہ کیسے مسلمان ہیں جو اپنے ہی دین کا مذاق اڑاتے ہیں۔

▫یہ منافقت کی علامت ہوتی ہے، کوئی شخص اپنے باپ کا مذاق نہیں اڑاتا۔

❖ آیت 15

▫اللہ تعالی کا استھزاء یہ ہے کہ اللہ ان کے برے اعمال کو ان کے سامنے مزین کر دیتا ہے، اور وہ سمجھتے ہیں کہ ہم بہت اچھے کام کر رہے ہیں، وہ اپنی برائیوں کو خوبصورتی سمجھتے ہیں۔

▫قیامت کے دن استھزاء یہ ہے کہ وہ اہل ایمان کے ساتھ کھڑے ہوں گے کہ یکایک ان کی روشنی بجھ جائے گی۔

▫امید کے بعد مایوسی کتنی بری چیز ہے جو ان کو میسر آئے گی۔

❖ آیت 17

▫ان کے دل میں ابتدا میں نور آیا مگر جب انہوں نے دیکھا کہ دین پر عمل کرنے سے تو دنیا کے کچھ نقصان کرنے پڑتے ہیں تو انہوں نے دین چھوڑ کر دنیا کا راستہ اختیار کر لیا

▫انکا کفر غالب آ گیا، ان کے اندر کا نور بجھ گیا، یہ بھٹکتے پھرتے ہیں اور ہدایت پانے والے نہیں۔

▫قلب کا نور اللہ کے ہاتھ میں ہے اسی لیے یہ دعا مانگنی چاہیے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا

❖ آیت 18

ہدایت کی کوئی بات انہیں سنائی جاتی ہے تو کانوں سے ٹکرا کر واپس چلی جاتی ہے، دل کے اندر نہیں جاتی، حق بات کہہ نہیں پاتے، حق کو دیکھ نہیں پاتے۔

▪حق کی نشانیاں زمین اور آسمان کائنات میں بکھری ہوئی ہیں لیکن وہ دیکھ نہیں پاتے۔

❖ آیت 19

▫انسان سوچے اللہ سے بھاگ کر کہاں جا سکتے ہیں،جب موت کا فرشتہ آئے گا تو پکڑ کر گرفتار کر کے لے جائے گا,واپسی کا راستہ نہ ہو گا۔

▫ایک اللہ کے سامنے حاضر ہونا ہو گا،اس سے پہلے کہ وہ وقت آئے اسکی تیاری کر لینا لازم ہے۔

❖ آیت 20

عملی منافقت کی مثال

▫آسان حکم پر دین کی طرف آتے ہیں مشکل وقت میں دین سے پھر جاتے ہیں.

▫اللہ تعالی نے ان سے ہدایت کی مکمل صلاحیت نہیں چھینی.

▫ہر شخص کہیں نہ کہیں قول و فعل کا تضاد رکھتا ہی ہے، کہیں نہ کہیں منافقت کی خو پائی ہی جاتی ہے۔

▫عمر رضی اللہ عنہ نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ جن منافقین کے نام انہیں رسول ﷺ نے بتائے تھے ان میں عمر کا نام تو نہیں۔

▫حضرت حنظلہ نے کہا کہ نَافَقَ حنظلہ (حنظلہ منافق ہو گئے)یعنی وہ اپنے پر منافقت کا خوف کرتے تھے۔

،ابو بکر فرماتے میری بھی یہ کیفیت ہے۔

▫لیکن آج ہم اپنے آپ کو سچے پکے مومن اور منافقت سے دور سمجھتے ہیں۔

▫نفاق ہوتا ہی اس میں ہے جسکو منافقت کا ڈر چلا جاتا ہے ورنہ ہر سچے مومن کو اپنے بارے میں منافقت کا ڈر لگتا ہے۔

ہمیں دعا کرتے رہنا چاہیے

اے اللہ جب تک تو ہمیں زندہ رکھ ہمیں ہماری سماعت، ہماری بصارت اور ہماری قوت سے مستفید کر اور انہیں ہمارا وارث بنادے۔

یا اللہ تو ہم سے یہ صلاحیتیں نہ چھیننا اور ہمیں ہدایت پر ہی قائم رکھنا۔

❖ آیت 21

▫اپنے رب کی عبادت کرو،اس سے سب سے زیادہ محبت کرو،وہ جس نے تمہیں پیدا کیا۔ تاکہ تم بچ جاؤ۔

▫دنیا میں گناہوں اور مشکلات سے بچ جاؤ اور آخرت میں جھنم سے بچ جاؤ۔

❖ آیت 22

▫عبادت کے لائق وہی ہے کہ سب کچھ اس نے بنایا۔

▫عبادت کے لیے قرآن پڑھنے کی ضرورت ہے، تاکہ پتا چلے اللہ کو کیا پسند ہے اور کیا پسند نہیں ہے۔

عبادت کے لئے چار لفظ یاد رکھیں۔ ▫ظاہری ▫باطنی ▫اعمال▫اقوال

❖ آیت 23, 24

▫ قرآن جیسی کوئی چیز انسان نہیں بناسکتے یہ اللہ کی طرف سے چیلنج ہے۔

▫ اگر قرآن کے بغیر زندگی بسر کی، اللہ کو ناراض کر کے گئے تو انجام بڑا بھیانک ہے۔

❖ آیت 25

▫ جنت میں دیے جانے والے پھل ان ہونے نہ ہوں گے، ان سے مومنین مانوس ہوں گے لیکن ذائقہ بہت مختلف ہو گا۔

▫ وہاں ان کے لیئے ظاہری اور باطنی طور پر پاکیزہ بیویاں ہوں گی ۔

▫ وہ ہمیشہ کی زندگی ہے اسکے لئے تیاری کر لیں ۔

اس جنت کے لئے کیا شرط لگائی گئی؟ ایمان کے بعد عمل صالح کی۔

عمل صالح میں چار اہم اجزاء ☆علم ☆ اچھی نیت ☆صبر ☆اخلاص

❖ آیت 26

▫ اللہ تعالی بندوں سے ایسی زبان میں بات کرتا ہے جو سمجھ میں آنے والی ہے۔

▫ ایمان والے چھوٹی سے چھوٹی مثال پر بھی خوش ہوتے ہیں کہ ہمارے رب کی طرف سے ہے۔

▫ بندوں کے گمراہ ہونے میں انکا اپنا قصور ہوتا ہے۔

▫ جو رب کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کرتا ہے اللہ اسے ہدایت کی توفیق دیتا ہے. اس کے برعکس فاسقوں کو ہدایت کی توفیق نہیں ملتی جو اللہ کے حدود توڑتے ہیں

❖ آیت 27

فاسقین کون ہیں؟

▪ جو اللہ کے عہد توڑتے ہیں۔

▪ لا الہ الا اللہ کا پاس نہیں رکتے۔

▪ اللہ کی قسم کھا کر بندوں کے ساتھ کیے گئے عہد توڑ ڈالتے ہیں ۔

▪ قطع رحمی کرتے ہیں۔

- اس قوم پر اللہ کی رحمت نہیں ہوتی جو قطع رحمی کرنے والی ہو۔

صلہ رحمی (رشتہ داروں سے اچھا سلوک) کے فائدے

▫ رزق اور عمر میں برکت ہوتی ہے۔

▫حسن سلوک یہ ہے کہ ہر حال میں اچھا کرنا۔

▫ایسا کرنے والے کا اچھا عمل لوگوں کے رویے کے تابع نہیں ہوتا کہ لوگ اچھے تو وہ بھی اچھا، وہ برے تو یہ بھی برا کرنے لگے۔

کیونکہ یہ بھی منافقت کی علامت ہوتی ہے۔

▫مومن بد اخلاق نہیں ہوتا.

❖ آیت 31

▫یہ اللہ تعالی کا فضل وکرم ہے کہ اس نے انسان کو علم کے ساتھ شرف بخشا۔

▫انسان کی عزت بھی علم کے ساتھ ہے۔

▫کھانے پینے سے پہلے علم عطا کیا گیا.

ہمارے لیے علم نافع حاصل کرنا کھانے پینے سے بھی زیادہ اہم ہے.

❖ آیت 36

اللہ تعالی نے انسان کو زمین کے لیے پیدا کیا تھا جنت میں تو صرف امتحان کے لیے رکھا تھا اور یہ بتانے کے لیے اگر اللہ کی نافرمانی کی تو جنت نہیں ملے گی.

❖ آیت 37

سبحان اللہ، اللہ توبہ کی توفیق بھی دیتا ہے پھر اسے قبول بھی کرتا ہے، پھر اس پر اجر بھی دیتا ہے اور بندے سے خوش بھی ہوتا ہے۔

ہم اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے اپنے سب گناہوں کی توبہ کرتے ہیں۔

بہترین خطاکار توبہ کرنے والے ہی ہیں.

جو توبہ کرتا ہے اللہ تعالی اس کی توبہ قبول کرلیتا ہے.

❖ آیت 38

ہدایت کی پیروی کے فائدے دنیا و آخرت میں خوف اور تنگی جاتی رہے گی۔

❖ آیت 40

▫یہ پہلی سورت ہے جو مکمل طور پر مدینے میں ابتدائی دور میں نازل ہوئی تھی ۔

▫اللہ نے بنی اسرائیل کی طرف بہت سے انبیاء بھیجے اور آخری نبی تو تمام انسانوں کی طرف مبعوث کیا جن میں بنی اسرائیل بھی شامل ہیں اس لئے ان سے بھی خطاب ہے، ان کو بھی سمجھایا جارہا ہے۔

▫اللہ کا عہد ہے کہ اگر تم عمل کروگے تو وہ تم کو جنت میں داخل کرئے گا اور دنیا میں بھی عزت بخشے گا۔

❖ **آیت 41** دنیا کے فائدوں کی خاطر اپنا دین نہ بیچو، حق کو واضح کرو۔

❖ **آیت 43** سب سے اہم ترین عبادت جس کا بار بار ذکر آرہا ہے وہ نماز ہے.

❖ **آیت 45** نماز ایک معیار ہے یہ دیکھنے کا کہ ہمارے اندر ایمان کتنا ہے، ہم کس درجے کے متقی ہیں۔

! جائزہ لیجیئے

- جب اذان ہوتی ہے تو دل پر کیا گزرتی ہے
- نماز کا وقت آتا ہے تو کیفیت کیا ہوتی ہے
- مصلے اور نماز کی طرف کس شوق سے جاتے ہیں؟ اور اس جگہ کو کیا سمجھتے ہیں کہ کیا یہ کوئی باغ ہے یا کوئی قید خانہ ہے؟

- صبر اور نماز سے زندگی آسان ہو جاتی ہے۔
- تمام انبیاء مشکل اوقات میں نماز پڑھتے تھے۔
- حضرت سارہ نے ظالم بادشاہ سے بچنے کے لیے نماز شروع کر دی تھی ادھر ابراھیم علیہ السلام نے بھی نماز شروع کر دی تو اللہ تعالی نے ان کو اس ظالم سے نجات عطا کی۔

نماز کے فائدے اللہ کی رحمت اور حفاظت ملتی ہے۔

❖ **آیت 53**

کتاب کس لئے آتی ہے؟ تاکہ اس سے ہدایت حاصل کی جائے

❖ **آیت 55**

دنیا میں کسی کی اتنی طاقت نہیں کہ اللہ کو دیکھ سکے حتی کہ موسی علیہ السلام بھی بیہوش ہو کر گر پڑے تھے صرف پہاڑ پر ایک تجلی پڑتے ہوئے دیکھ کر

❖ **آیت 61**

پتہ چلتا ہے کہ

اللہ کی پسندیدہ امت نے جب اللہ کی نافرمانی کی تو اس کو پکڑ لیا گیا۔ **اس بات کا ذکر یہاں کیوں کیا گیا؟**

تاکہ ہم سبق سیکھیں، اس بات پر فخر نہ کرتے رہیں کہ ہم امت محمدی ہیں بلکہ وہ کام کریں کہ قیامت کے دن نبی ﷺ کے سامنے شرمندہ نہ ہوں کہ یہ تھی وہ امت جس نے دین میں نئے طریقے نکال لئے۔

اس دین پر چلنا ہے جو اللہ تعالی نے محمد ﷺ کے ذریعے ہمیں دیا اور اطاعت کرنی ہے۔

یاد رکھیئے

▪ تقوی کے معنی ہے گناہوں سے بچنا اور آخرت میں عذاب سے بچنا.

▪ گناہ چھوٹا ہو یا بڑا اس سے بچنا چاہیے۔

▪ ایک گناہ دوسرے گناہ کو کھینچ لاتا ہے اور یوں انسان نافرمانیوں کی دلدل میں پھنس جاتا ہے، اللہ کے غضب کا مستحق ہو جاتا ہے بنی اسرائیل کے ساتھ ایسا ہی معاملہ ہوا۔

❖ آیت 62

اجر ملنے کی شرط کیا ہے؟ ایمان کے ساتھ عمل صالح، گناہوں سے بچ کر اطاعت اور فرمانبرداری کی زندگی گزارنا۔

❖ آیت 63

بنی اسرائیل کے سر پر پہاڑ کو مسلط کر کے کہا گیا کہ جو کتاب، ہدایات دی گئیں ان کو پکڑ لو۔

ہمارے لئے کیا حکم ہے

✷ اس کتاب کو مضبوطی سے پکڑ لیں ✷ قرآن پر عمل سے ہی تقوی حاصل ہوتا ہے.

❖ آیت 64

▫ اللہ کی رحمت ہے کہ اللہ نے بنی اسرائیل کو بچا لیا اور ان کو مزید عمل کا موقع دیا۔

▫ اس طرح اللہ ہمیں بھی مواقع دیتا رہتا ہے۔

▫ ہماری زندگی میں بھی اللہ کی طرف متوجہ کرنے کے لئے مشکلات اور پریشانیاں آتی ہیں۔

▫ تاکہ ہم اپنی غلطیوں کو دیکھیں، ان پر توبہ کریں اپنی اصلاح کر لیں، اللہ کی طرف راغب ہو جائیں، اللہ کی طرف دوڑ پڑیں۔

▫ لیکن جب ساری تکلیفیں آنے کے بعد ہم ان ہی میں گم جاتے ہیں اور اللہ کے ساتھ ہمارا تعلق مضبوط نہیں ہوتا تو یہ ایک وارننگ ہے، خطرے کی گھنٹی ہے۔

▫ ہر مشکل کے آنے پر یہ سوچیئے کہ

اس مشکل نے مجھے اللہ سے قریب کیا یا دور

▪ **خوش قسمت ہے** وہ جس پر تکلیف آئے اور وہ اس کے ذریعے اللہ سے قریب ہو جائے.

▪ یہ ہی معیار ہونا چاہیے کہ جب کوئی مشکل پیش آجائے تو اسکو اللہ کا فیصلہ سمجھ کر قبول کریں، اس کو دور کرنے کے لئے دوائیں بھی کریں اور دعائیں بھی

▪ جب تکلیف دور ہو جائے تو اللہ کی مزید اطاعت کر کے اس کی شکر گزاری کریں.

❖ آیت66

✧بنی اسرائیل کے قصے سے اپنے تقوی کا جائزہ لیجیئے۔

جان لیجیے کہ اللہ کو کوئی دھوکہ نہیں دے سکتا۔

❖ آیت67

▪بات بات پر لوگوں کا مذاق اڑانا جہالت کی علامت اور بد اخلاقی کی قسم ہے.

▪کسی کی شکل کا، لباس کا، بولنے کے غلط لفظ کا مذاق نہیں اڑانا چاہیئے. اسکی نقلیں نہیں اتارنی چاہیے

❖ آیت68

▪بنی اسرائیل ایک لمبے عرصے تک فرعونیوں کے ساتھ رہے جو گائے کی پوجا کرتے تھے تو ان کے اندر بھی گائے کی محبت پیدا ہو گئی تھی۔

▪انسان پر صحبت کا اثر ہوتا ہے۔

▪ماحول کے اثرات ہوتے ہیں، جو چیزیں پسند نہیں ہوتیں، جب دیکھتے ہیں کہ سب ہی پسند کر رہے ہیں تو پھر ان کی ناپسندیدگی کا اثر انسان میں سے نکل جاتا ہے۔

▪بنی اسرائیل کو خالص کرنے کے لیے ان کا امتحان لیا گیا۔

▪آزمائشیں اور امتحان خالص کرنے کے لیے بھی آتے ہیں۔

▪بندے کو اللہ کے قریب کرنے کے لئے بھی آتے ہیں **گائے ذبح کرنے کا حکم کیوں دیا گیا؟**

▫تاکہ دیکھا جائے کہ ان کے اندر عبودیت کا کتنا جذبہ ہے۔

▫جب اللہ تعالی کے کسی حکم پر عمل کرنا مشکل ہوتا ہے تو ہم اس کے بارے میں سوال پر سوال کرنے لگتے ہیں تاکہ وہ حکم ٹل جائے، مگر حکم تو باقی رہتا ہے۔

❖ آیت69

▫کیا ہم خود بھی اپنے لیے اتنی دعا کرتے ہیں جتنی کثرت سے دوسروں کو دعا کرنے کا کہتے ہیں.

▫جتنی بار دوسروں کو کہہ رہے ہوتے ہیں اتنی بار خود ہی دعا کر لیں۔

▫بندوں سے کہہ رہے ہوتے ہیں تو اللہ ہی سے مسئلہ بیان کر لیں تو حل ہو جائے گا۔

✷ بات سنتے ہی مان لیا جائے کہ یہ حکم دیا جا رہا ہے، فرشتوں کی صفت بھی یہ ہے۔

صحابہ کرام بھی آپ کی بات سن کر فوراً اطاعت کی طرف لپکتے تھے.

ابو جری جابر بن سلیم کہتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ لوگ اسکی بات بہت سنتے ہیں اور مانتے ہیں، جو بھی وہ کہتے وہ فوراً قبول کر لیا جاتا۔ انہوں نے پوچھا کہ وہ کون ہیں جن کی اتنی اطاعت کی جا رہی ہے، لوگوں نے بتایا کہ یہ اللہ کے رسول ہیں ﷺ ۔

اپنا جائزہ لیجیے: ہم کس کی پیروی کر رہے ہیں صحابہ کرام کی یا بنی اسرائیل کی، جو اپنے پیغمبر کے ساتھ ایسا سلوک کر رہی تھی کہ بات ہی مان کر نہ دے رہے تھے ؟

❖ آیت 73 - 71

▫ موسیٰ علیہ السلام نے تو پہلے ہی حق بیان کر دیا تھا مگر اپنے حجت بازیوں کے بعد جو بنی اسرائیل کو حق لگا اسکو مان لیا۔

▫ کثرت سوال سے اپنے لیے کام مشکل بنالیا، جب انہوں نے اپنے پر سختی کی تو اللہ نے بھی سختی کر دی، مزید شرائط بتا دیں۔

▫ وہ گائے اس لئے ذبح نہ کرنا چاہتے تھے کہ یہ سمجھتے تھے کہ گائے ذبح کرنے سے کوئی مشکل یا آفت آجائے گی۔

▫ گائے کا ذبح کیا جانا ان کے لیے باعث رحمت ہو گیا کہ اس سے ایک قاتل کا پتہ چل گیا۔

اس سے پتہ چلا انسان توہمات سے نکلے اللہ تعالی کے احکامات پر خوشی سے عمل کرے تو کبھی نقصان نہیں ہو گا.

❖ آیت 74

▫ اس آیت میں تین طرح کے پتھروں کی بات کی گئی جو تین طرح کے انسانوں کو ظاہر کرتے ہیں۔

1۔ پہلی قسم کے پتھر وہ ہیں جن سے نہریں پھوٹ پڑتی ہیں، اسی طرح لوگ بعض لوگوں میں خیر اور نیکیاں جمع ہوتی رہتی ہیں وہ علم حاصل کرتے رہتے ہیں، دین سے محبت آتی جاتی ہے، حتی کہ آخر کار ان سے خیر کے چشمے پھوٹ پڑتے ہیں.

2۔ کچھ پتھر پانی جذب کرتے رہتے ہیں، ان کے اندر پانی چلا جاتا ہے جب ان کو کوئی چوٹ لگتی ہے، زلزلہ آتا ہے تو ان کے اندر شگاف پڑ جاتے ہیں اور ان میں سے پانی پھوٹ پڑتا ہے، چشمے بہہ جاتے ہیں اسی طرح کچھ لوگوں کے اندر خیر جذب ہوتی رہتی ہیں لیکن وہ جلدی باہر نہیں آتی جب ان کی زندگی میں کوئی حادثہ آتا ہے یا چوٹ پڑتی ہے تو ان کے اندر سے خیر نکلتی ہے.

3۔ تیسری قسم کے پتھر وہ ہیں کہ جب کوئی زلزلہ وغیرہ آتا ہے یا پہاڑوں سے پتھر لڑھک رہے ہوتے ہیں تو وہ اللہ کی خشیت سے لڑھک رہے ہوتے ہیں۔ بظاہر اسباب کے ساتھ لڑھک رہیں ہیں لیکن ان کے اندر بھی اللہ کی خشیت ہوتی ہے تو کچھ لوگ پتھروں کی طرح سخت نظر آتے ہیں لیکن جب اللہ کا ڈر آتا ہے تو وہ جھک جاتے ہیں، گناہوں سے توبہ کر لیتے ہیں۔

- پتھر بھی توبہ کرتے ہیں، آنسو بہاتے ہیں، پتھر بھی خیر پہنچاتے ہیں، پانی نکالتے ہیں اور پانی زندگی ہے۔
- اسی طرح انسانوں کے بارے میں بدگمان نہیں ہونا چاہیے ان میں بھی خیر ہوتی ہے جو کسی وقت بھی سامنے آجاتی ہے۔
- اس آیت سے تربیت اولاد کی ٹپس لیں. بعض اوقات بچوں کے دین و معاملات سے والدین پریشان ہو جاتے ہیں۔
- کبھی بھی مایوس نہ ہوں، خیر کے کام کرتے چلے جائیں بچے خیر کو جذب کرتے ہیں آخر کار ان سے خیر ہی نکلے گی بشرطیکہ والدین خیر کا ماحول گھر میں پیدا کریں۔
- خیر خیر ہی لاتی ہے، خیر سے شر نہیں نکلتا، اگر آپ خیر بانٹ رہے ہیں، گھر، باہر دے رہے ہیں، آپ کا معاملہ اچھا ہے، آپ انکی خیر خواہی چاہتے ہیں تو شر نہیں ان سے خیر ہی نکلے گی۔

- مایوس ہو کر خیر پھیلانا، دعا کرنا نہ چھوڑیں، تربیت سے مایوس نہ ہوں، خیر عام کرتے جانا ہے، خیر کا ماحول پیدا کرتے رہنا ہے۔

اللہ تعالی سے دعا کریں کہ

▫ہمارے دلوں کو سخت نہ کرنا

▫قرآن سے نصیحت حاصل کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمانا

▫ہمیں خواہشات کے شر سے بچانا.

▪ ابن القیم رحمتہ اللہ کہتے ہیں کہ

دل کو بگاڑنے والی 5 چیزیں ہیں (یہاں دلوں کو پتھروں سے تشبیہ دی گئی ہے)

☆لوگوں سے زیادہ ملنا، بہت گھل مل کر رہنا (ہر وقت سوشلائز کرنا، اس سے کبھی کوئی بات نکلتی ہے کبھی کوئی)

☆خواہش پرستی (بس وہ کام کرنا جو دل کو اچھے لگیں)

☆ اللہ سے بڑھ کر کسی سے محبت کرنا

☆ زیادہ کھانا

☆ زیادہ سونا

▪ جب دل بگڑ جاتا ہے تو اچھی سے اچھی بات دل پر اثر نہیں کرتی۔

❖ آیت 78

اس آیت میں کس کو اُمّی کہا جارہا ہے؟

اللہ کی کلام، اس کتاب کا علم نہ رکھنا انسان کو جاہل بنادیتا ہے. ایسے لوگوں کے علم کی بنیاد محض گمان ہے یا دنیاوی تجربات ہیں ان ہی کو اُمّی کیا گیا

❖ آیت 81

▫ربیع بن خُصَیم کہتے اس آیت سے مراد وہ شخص ہے جو توبہ کرنے سے پہلے گناہ کی حالت میں مر جاتا ہے.

▫ **یاد رکھیئے**

چھوٹے چھوٹے گناہ مل کر بہت بڑا آگ کا ڈھیر بن جاتے ہیں جو جلانے کے لئے کافی ہے▫دن میں کثرت سے اِستغفار کرنی چاہیے ۔

❖ آیت 83

بنی اسرائیل سے عہد لیا گیا اور ہمیں کیوں بتایا گیا ہے؟

* تاکہ ہم جانیں کہ یہ سب کرنے کے کام ہیں ۔

اللہ کی بندگی کے بعد والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا گیا، اللہ کے بعد سب سے بڑا درجہ والدین کا، ان کے ساتھ احسان کرو۔

▫احسان برابر کے بدلے کو نہیں کہتے، یعنی کہ اگر والدین ڈانٹ کر بات کریں تو تم بھی ڈانٹ کر کرو اور اگر وہ اچھی بات کریں تو تم بھی اچھی طرح کرو۔

▫نہیں، وہ جو بھی کریں تم ان کے ساتھ اچھا سلوک ہی کروگے ▫والدین کے علاوہ باقی رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور یتیموں مسکینوں کے ساتھ بھی بھلا سلوک کرو کیونکہ وہ سوسائٹی کا وہ طبقہ ہیں جنکو عموماً اہم نہیں سمجھا جاتا، ان کے ساتھ حسن سلوک نہیں کیا جاتا۔

❖ سب سے بڑا حسن سلوک لوگوں سے اچھی بات کرنا۔

▫خوش اخلاقی، اچھی گفتگو، یعنی قولی اور فعلی دونوں احسان کرو۔

▫نرم گفتگو اور اچھا اخلاق بھی صدقہ ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سلام کو عام کرنا، اچھا کلام کرنا ایسے اعمال ہیں جو بخشش کو واجب کر دیتے ہیں۔

❖ اچھا اخلاق یہ ہے کہ کسی کی بات سن لینا، اچھے طریقے سے جواب دے دینا۔

▫بغیر طنز ▫بغیر طعنے ▫بغیر قصور جتلائے ▫بغیر چیخے چلائے ▫بات بھی سچی ہو اور عمدہ ہو۔

❖ نماز اور زکوۃ بھی ادا کرو۔

▫عموماً جب عبادات پر زور دیتے ہیں تو اچھا اَخلاق بھول جاتے ہیں، جب نمازی بن جاتے ہیں، صدقہ خیرات کرتے ہیں تو لوگوں کے ساتھ اچھی طرح بات نہیں کرتے تو مکمل دین اپناؤ۔

◆ **آج اس حکم کو کیا ہم نہیں جانتے؟** ▫یہ ایک یاددہانی ہے

▫ قرآن کو بار بار دہرانے سے

☆ ایمان پختہ ہوتا ہے

☆ عمل کی طاقت ملتی ہے.

❖ آیت 85

یہ نہ بنی اسرائیل کو اجازت تھی اور نہ ہم کو کہ کتاب کے بعض حصے کو لے لیں اور بعض کو چھوڑ دیں

▪**ایمان کا تقاضہ یہ ہے** کہ انسان پورے کا پورا دین میں داخل ہو، اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کر دے

❖ آیت 87

بنی اسرائیل نے اپنے انبیاء کو قتل کر ڈالا، آج جس طرح علماء کا قتل ہو رہا ہے اس طرز عمل سے بچنے کی ضرورت ہے۔

❖ آیت 91

قرآن میں کئی احکامات ایسے ہیں جو تورات میں موجود ہیں، قرآن کوئی نئی چیز لے کر نہیں آیا، ان احکامات کی تصدیق کرتا ہے جو پہلے سے نازل شدہ ہیں

❖ آیت 93

جب انسان اللہ کا کوئی حکم نہیں مانتا تو وہ اس کے بدلے فتنے میں پڑ جاتا ہے.

▫وہ ایسی چیزوں کی محبت میں پڑ جاتا ہے کہ اللہ اور اس سے محبت کو بھول جاتا ہے

⬘ * آیت 94ہماری طرح بنی اسرائیل کا بھی یہ ہی عقیدہ تھا کہ جنت ان کے لئے ہے

یاد رکھئیے اللہ سے امید بھی رکھنی چاہیے کہ وہ سارے گناہ معاف کر دے گا لیکن اس کا ڈر بھی ہونا چاہیے

▫آدم علیہ السلام کو صرف ایک لقمہ کی وجہ سے جنت سے اتار دیا گیا تھا۔

▫ابلیس کو صرف ایک سجدہ نہ کرنے کی بنا پر رحمت سے دور کر دیا گیا ۔

حدیث میں آتا ہے

کہ ایک شخص منہ سے کوئی ایسی بات نکالتا ہے جسکی وجہ سے وہ جھنم میں ستر سال کی مسافت پر چلا جاتا ہے۔

▫ایک غلط بات، سوچیں ہم کتنے خطرے میں ہیں لیکن ہمیں اللہ سے ڈرتے رہنا چاہیے ۔

▫اپنے اعمال کو بہت بڑا نہیں سمجھنا چاہیے کہ ہم نے تو بہت کچھ کر رکھا ہے، جھنم میں تو فلاں فلاں جائے گا ہم تو جنتی ہیں ۔

▫بڑے یقین سے کہتے ہیں کہ جنت میں جائیں گے تو ایسا ایسا کریں گے، کیا گارنٹی ہے وہاں جانے کی؟

▫صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے جس کو چاہے سزا دے جس کو چاہے معاف کر دے، اسکی طرف رجوع کرتے رہنا چاہیے ۔

▫اپنی غلطیوں کا اعتراف کرتے رہنا چاہیے, جو جان کر کیا اور ان جانے میں کیا سب کی معافی مانگیں۔

❖ آیت 101

کتاب کو پیٹھ پیچھے پھینکنا کیا ہے؟

قرآن کو پڑھنے, سمجھنے, غور و فکر کرنے اور اس پر عمل کرنے سے زیادہ اور چیزوں کو اہمیت دینا ۔

اپنا جائزہ لیجیے

میرے دن, ہفتے, مہینے کا کتنا وقت قرآن فہمی میں گزرتا ہے؟

▨ قرآن کی تلاوت اچھی بات، قرآن کا حفظ کرنا بڑی سعادت کی بات ہے مگر صرف ان سے مقصد پورا نہیں ہوتا

▨ قرآن پر غور و فکر کرنا، یہ ہے وہ مقصد جس کے لئے قرآن آیا ہے

قرآن پر غور و فکر کیوں؟

☆ تاکہ عمل میں ڈھل جائے۔

☆ اندھیروں سے نکل کر روشنی کی طرف آجائیں.

◈ ایک دفعہ ترجمہ سے قرآن پڑھ لینا کافی نہیں اسکو دہراتے رہنا چاہیے ۔

◈ تلاوت قرآن اگر لفظی ترجمہ والے قرآن سے کریں تو ترجمہ کی دہرائی بھی ساتھ ہی کی جاسکتی ہے ۔

سفیان بن عُیَینَہ کہتے ہیں کہ لوگوں نے اللہ کی کتاب کو ریشم و دیباج کے غلافوں میں داخل کر دیا، اسکو سونے اور چاندی کے ساتھ آراستہ کیا لیکن اس پر عمل نہیں کیا، یہی ان کا کتاب کو پیٹھ پیچھے پھینک دینا ہے۔

❖ آیت102

▪ جادو کرنا کرنا بنی اسرائیل میں تھا اور یہی چیز آج امت مسلمہ میں بھی پائی جاتی ہے ۔

▪ کسی کی نعمت کو دیکھ کر خوش نہ ہونا حسد ہے اور یہ ایمان کے منافی ہے.

▪ متقی حسد نہیں کرتا، کوئی تکلیف دیتا ہے تو اسکو معاف کرتا ہے اگرچہ دوسرے کی زیادتی یاد آنے پر تکلیف ہوتی ہے معاف اسکو پھر بھی کر دیتا ہے۔

▪ مومن بغض نہیں رکھتا، حسد نہیں کرتا، وہ کسی دوسرے پر ایسی تکلیف مسلط کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔

▪ جادو اپنا اثر رکھتا ہے لیکن باذن اللہ.۔

▪ بجائے اس چیز کے پیچھے پڑنے کے کہ کس نے جادو کیا یا کوئی جادو نہ کر دے جادو سے اپنا بچاو کر لیں:

حفاظت کے اذکار ▫ صبح وشام کے اذکار ▫ آیت الکرسی پڑھیں

اللہ تعالی کا ذکر ایک قلعہ کی طرح ہے جو انسان کو محفوظ کر دیتا ہے۔

❖ آیت104

صحابہ کرام کو مجلس کے آداب بتائے جارہے ہیں ۔

▫ یہود راعنا کا غلط استعمال اپنے حسد کی بنا پر کرتے تھے تو ان سے لڑنے جھگڑنے کی بجائے صحابہ کو دوسرے الفاظ ادا کرنے کا کہہ دیا گیا ۔

▫ بہت بار لوگ آپ کو کسی چیز پر حقیر سمجھتے ہیں، برا بھلا کہتے ہیں، تنگ کرتے ہیں تو ایسے میں وہ رستہ بدل لینا چاہیے ۔

▫ ان لوگوں کے ساتھ رابطہ کم کر لینا چاہیے بجائے اسکے کہ روز ان سے جھگڑا ہو۔

❖ آیت108

بعض سوالات انسان کو کفر تک بھی پہنچا سکتے ہیں .

❖ آیت110

نماز اور زکوۃ کے بعد کوئی بھی نیک عمل کروگے۔

▫ ظاہری ▫ باطنی ▫ افعال ▫ اقوال جو بھی کروگے وہ تمہارے اعمال نامہ میں لکھا جائے گا۔

▫ مومن نیکیوں کا حریص ہوتا ہے، نیکیوں میں اپنے سے آگے جانے والوں کو دیکھتا ہے.

❖ آیت 111

یہود اور نصاریٰ دونوں فرقہ ایک دوسرے کو کافر سمجھتے تھے، آج مسلمانوں میں بھی ہر فرقہ خود کو ہی جنتی سمجھتا ہے اور دوسرے کو کافر گردانتا ہے ۔

❖ آیت 112

اخلاص اور احسان کا پیغام ہے اس آیت میں۔

▫ **محسن** وہ ہوتا ہے جو نیکیوں میں آگے بڑھتا جائے۔

▫خوف و غم دو بڑی مصیبتیں ان سے نجات کے لیے انسان میں اخلاص اور احسان کی روش ہونی چاہیے ۔یہی اعمال کی قبولیت کا باعث ہیں

❖ آیت 113

▫لوگ ایک دوسرے کو گمراہ قرار دیتے رہتے ہیں۔

▫اس کا فیصلہ اللہ کرئے گا کہ کون نیکی کے کام کر کے آیا ۔

▫اس لیے اللہ کی کتاب سے نیکی کے کام معلوم کریں اور اس کے مطابق عمل کریں بجائے اسکے کہ اپنی خواہشات پر مبنی باتیں کریں۔

❖ آیت 114

مومن کو دعا کرنی چاہیے اَللّٰھُمَّ أَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْأُمُوْرِ كُلِّهَا وَأَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ

اے اللہ! تمام معاملات میں ہمارا انجام اچھا فرما، اور ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے محفوظ فرما.

◈ اللہ کی مسجدوں میں اللہ کا نام لیا جائے، ایسے کام نہ کئے جائیں جن سے وہ ویران ہوں یعنی آپس کے جھگڑے، لڑائی اور ایک دوسرے کو نیچا دکھانا کہ لوگ مسجد جانا ہی چھوڑ دیں

❖ آیت 116

ہر چیز اللہ کا کہنا مانتی ہے **اپنا جائزہ لیں** : کیا ہم بھی اللہ کا کہنا مانتے ہیں؟

❖ آیت 120

▪ یہ دراصل دو فرقہ وارانہ نام تھے، آج بھی ہر فرقہ اپنی طرف بلاتا ہے، **کرنے کا کام** قرآن و سنت کی پیروی۔

▪ اللہ تعالی کی کتاب و سنت اصل ہدایت ہے.

▪ علم آنے کے بعد خواہش نفس کی پیروی نہیں کرنی چاہیے.

▪ خواہش کے پیچھے چلنا شیطانی جال ہے۔

خواہش نفس کے پھندوں میں پھنسنے کی علامات

1. ایسا شخص نعمتوں پر مغرور ہوتا ہے چاہے مال ہو یا علم یا حسن۔

.2اللہ کے عطیہ پر فخر کرتا ہے ۔

.3اللہ کے بندوں پر تکبر کرتا ہے۔

.4اللہ کی ذات کے علاوہ خواہشات کی پیروی کرتا ہے.۔

❖ آیت121

قرآن کو صرف تجوید اور بہترین مخارج سے پڑھنا ہی کافی نہیں بلکہ اسکو سمجھ کر پڑھنا بہت اہم ہے۔

▫اسکے حلال کو حلال اور حرام کو حرام ٹھہرانا ▫متشابہات پر ایمان اور محکم پر عمل کرنا ضروری ہے۔

❖ آیت124

جو امتحان میں پاس ہوتا ہے وہی لیڈر بنائے جانے کے لائق ہوتا ہے.

❖ آیت127

▫مومن عمل کرنے بعد اس کی قبولیت کے بارے میں ڈرتا ہے.

▫یہ آیت ابراھیم اور اسمائیل علیھم السلام کی عاجزی کی دلیل ہے۔

▫ہمیں بھی بڑے سے بڑا کام کر کے عاجزی ہی اختیار کرنی چاہیے ۔

❖ آیت128

مسجد بنانا ہی بڑا کام نہیں اسکو آباد کرنے کی کوشش اور دعا بھی ضروری ہے. اور خود بھی وہاں عبادت کرنا، دعائیں مانگنا خصوصا اِستغفار کرنا چاہیے ۔

❖ آیت 129

▫ابراھیم علیہ السلام صرف اپنے لئے نہیں آیندہ آنے والی نسلوں کے لئے بھی دعا کر رہے تھے ۔

▫ایک رسول مانگا جو آئے، انہیں کتاب کی تعلیم دے، انکا اندر باہر سے تزکیہ کرئے ۔

▫عموماًلوگ اولاد کے لئے دعائیں مانگتے ہیں کہ انکا کاروبار اچھا ہو جائے، ڈگری اچھی ہو جائے، انکو اولاد سے نوازدے، ہم انکی زندگی کی بہاریں دیکھ لیں وغیرہ ۔

▫یہ بھی اچھی دعائیں ہیں مگر صرف دنیا نہیں اولاد کے دین و آخرت کی بھی فکر کریں ۔

▫ابراھیم علیہ السلام نے اولاد کے مستقبل کی فکر کی کہ انکی دینی تعلیم کا بھی بندوبست ہو جائے ۔

▫**اپنے آپ سے سوال کریں** کیا میں نے جتنا مال بچوں کی دنیاوی تعلیم و ضروریات پر خرچ کیا، کیا اتنی انکی دینی تعلیم کی بھی فکر کی؟

❖ آیت132

▫اپنے بچوں کے لئے مانگی جانے والی بہت اہم دعا۔

▫ان سے اس بات کا عہد لیں۔

▫ انکواس کے لیے تیار کریں کہ اپنے اپنے ایمان کی حفاظت کرنی ہے ۔

▫ بچپن سے اسکو انکے اندر ڈالیں کہ اسلام کے بغیر نجات نہیں۔

▫ حالت ایمان میں موت آئے اور موت تک رب کی عبادت کرنی ہے۔

▫ مرتے دم تک فرائض کے پابندی کرتے رہیں ۔

❖ آیت 134

پچھلے نیک لوگ تو گزر گئے انکی نسل سے ہونا کسے کے کام نہ آئے گا جب تک وہ کام نہ کریں جو انہوں نے کئے ۔

❖ آیت 136

▪ آج اس سپارے پر پر صرف مسلمان ایسی امت ہیں جو تمام انبیاء کو مانتے ہیں اور اسی سے دین مکمل ہو تا ہے ۔

▪ کسی ایک نبی کا بھی انکار سب کا انکار بن جاتا ہے ۔

▪ انبیاء علیہ السلام نے اپنی اولاد اور پیروکاروں کو صحیح ایمان لانا بھی سکھایا ۔

❖ آیت 138

اللہ کا دین ہی اللہ کا رنگ ہے .

اپنا جائزہ لیجیے میں اپنی اولاد کے لیے کیا دعائیں مانگتی ہوں ؟

کیا میں نے اپنے بچوں کی دینی تعلیم کی فکر کی ہے ؟

کیا میں نے کبھی اپنے بچوں سے پوچھا میرے مرنے کے بعد کس کی عبادت کروگے ؟

❖ آیت 141

▪ یہ آیت دوبارہ اس پارے میں آئی ہے کہ انسان دوسرے کے عمل پر بھروسہ نہ کرے۔

یہ نہ کہہ کر مطمئن رہے کہ ہمارے ماں باپ بہت نیک تھے، یا ہم محمد ﷺ کی امت میں سے ہیں۔

▪ انسان کو وہ ملے گا جو اس نے کمایا ۔

▪ کسی سے کسی دوسرے کے عمل کا سوال نہ ہو گا۔

▪ کوئی انسان کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔

▪ قیامت کے دن حسب نسب فائدہ نہ دے گا۔

اکیڈمک ڈپاٹمنٹ

(کراچی ریجن)